14355 ـ الكحل اور عيسائی تہواروں كے لوازمات اور ٹوتھ پيسٹ وغيره كی تجارت

سوال

میں نے پرچون اشیاء كی فروخت كا ايك پراجيكٹ شروع كيا ہے، اور دينی چھٹيوں كے اوقات ميں ميں ان تہواروں كے متعلقہ سامان كی فروخت كرتا ہوں مثلا: كرسمس، اور يوم ام ، اور ايسٹر ڈے كے تہواروں كی زيب و زينت كی اشياء .. فروخت كرتا ہوں كيا يہ حرام ہيں؟

ميری ايك سوپر ماركيٹ تھی جسے ميں نے فروخت كر ديا ہے، اور اب ميں اس كام كو دوبارہ نہيں كرنا چاہتا كيونكہ ميں بيره اور خنزير كا گوشت فروخت كيا كرتا تھا..

ميرے بھائی ميری گزارش ہے كہ آپ ان اشياء ميں ميری حمايت نہ كريں جو ميں فروخت كرتا رہا ہوں، برائے مہربانی مجھے اس كا حكم بھی بتائيں، وہ اشياء يہ ہيں: كيپ، اور سرامكس سے بنی ہوئی بعض شكليں اور مجسمے، سگرٹ، لاٹری، اور بعض دوايا‌ں جن ميں الكحل پائی جاتی ہے، يا گولياں، اور حرام اشياء پر مشتمل ٹافياں وغيره، ٹوتھ پيسٹ، ہم مسلمانوں پر ان ميں سے بعض اشياء كا استعمال حرام ہے، ليكن كيا ميں يہ سامان صرف كفار كو فروخت كر سكتا ہوں كيونكہ وہی ميرے گاہك ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

بيره اور خنزير كا گوشت بيچنا ترك كر كے آپ نے بہت اچھا اور بہتر كام كيا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كی حلال كمائی اور روزی ميں بركت پيدا فرمائے، اور آپ كو بہتر نعم البدل سے نوازے.

آپ نے جس كے متعلق سوال كيا ہے اس كی تفصيل ذيل ميں دی جاتی ہے:

1 ـ مسلمان كے ليے كفار كے تہواروں ميں شركت كرنا جائز نہيں، مثلا كرسمس، اور ايسٹر ڈے وغيره، اور ان تہواروں ميں ممد و معاون ہونے والی اشياء كی فروخت بھی ناجائز ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم نيكی و بھلائی كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كيا كرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زيادتی ميں ايك دوسرے كا تعاون نہ كرو.

اور اسی طرح بدعتی تہواروں ميں بھی استعمال ہونے والی اشياء كی فروخت جائز نہيں ہے مثلا مثلا عيد الام، اس كا

جشن منانے میں ممدو معاون ہونے والی اشیاء کی فروخت ناجائز ہے.

2 ـ یادگاری کیپ کا استعمال اور اس کی فروخت اصلا جائز ہے، لیکن جب فروخت کرنے والے کو یہ علم ہو یا اس کا غالب گمان ہو کہ اسے کسی حرام کام اورغرض میں استعمال کیا جائے گا تو پھر اس کی فروخت جائز نہیں.

اس میں قاعدہ اوراصول یہ ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

(ہر وہ لباس جس کے بارہ میں غالب گمان یہ ہو کہ اس سے برائی اور معصیت میں تعاون اور مدد لی جائے گی، تو اس کی فروخت جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے لیے وہ لباس سلائی کرنا جائز ہے جو اس سے ظلم اور معصیت میں تعاون حاصل کرے)

دیکھیں: شرح العمدۃ (4 / 386).

اور یہ قاعدہ اور حکم صرف لباس کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ ہر خریدوفروخت کی چیز کے لیے عام ہے.

3 ـ سگرٹ اور لاٹری بیچنا حرام ہے، اور ہر وہ سامان اور چیز جس کے بارہ میں علم ہو کہ یہ حرام کام پر مشتمل ہے اس کی فروخت بھی حرام ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

(سگرٹ اور تمباکو اور حرام کردہ اشیاء کی تجارت کرنا حلال نہیں، کیونکہ یہ خبائث اور گندی اشیاء میں شامل ہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں جسمانی، روحانی، اور مالی نقصان پایا جاتا ہے)

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 55).

اور لاٹری تو بعینہ جوا اور قماربازی ہے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(سائل نے جو صورت ذکر کی کہ: وہ ٹکٹ کی خریداری کرے اور پھر ہو سکتا ہے اس کے نصیب میں ہو جیسا وہ کہہ رہا ہے تو اسے بہت زیادہ نفع حاصل ہو جائے، یہ صورت جوئے اور قمار بازی میں داخل ہے جس کے بارہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور پانسے کے تیر گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، لہذا اس سے الگ تھلگ رہو، ہو سکتا ہے تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہیں شراب اور قماربازی و جوا کے بارہ میں تمہارے اندر دشمنی اور عناد وبغض ڈال دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے، سو تم

اب بھی باز آجاؤ، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو، اور احتیاط رکھو، اگر اعراض کرو گے تو یہ جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے المائدۃ (90 ـ 92)

لہذا یہ جوا اور قماربازی ـ اور ہر معاملہ جس میں چٹی اور نفع دونوں کا اندیشہ ہو ـ ہے، اس معاملہ میں پڑنے والے شخص کو علم نہیں کہ آیا وہ نقصان اٹھائے گا یا اسے فائدہ حاصل ہو گا، سب حرام ہے بلکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، جب انسان یہ دیکھے کہ اللہ تعالی نے اسے بتوں کي عبادت اور شراب اور فال کے تیروں کے ساتھ ملایا ہے تو اس کی قباحت اس پر پوشیدہ نہیں رہتی)

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 441).

اور یہ بات اپنے علم میں رکھیں کہ جس چیز کا استعمال اور تناول حرام ہے اسے فروخت کرنا بھی حرام ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے فروخت کرکے اس کی قیمت کھالی، اور اللہ تعالی نے جب کسی چیز کو کھانا حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردي"

مسند احمد، سنن ابو داود حدیث نمبر (3026) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5107) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

4 ـ ذی روح اشیاء چاہے وہ انسان ہوں یا پرندے اور حیوان ان کی تصویر جائز نہیں، اور مجسمے کی شکل میں ہونے کی حرمت تو اور بھی زیادہ شدید ہے.

لہذا اس بنا پر سرامکس یا کسی اور چیز سے بنی ہوئی تصویریں فروخت کرنا جائز نہیں، جبکہ وہ ان صفات کی مالک ہوں، لیکن اگر یہ تصاویر ذی روح اشیاء کے علاوہ مثلا پہاڑوں وغیرہ یا قدرتی مناظر کی ہوں تو انہیں بنانا اور فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ:

(ذی روح کی تصاویر فروخت کرنا حرام ہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ فرمان ثابت ہے:

" بلا شبہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار، اور خنزیر، اور بتوں کی فروخت حرام قرار دي ہے" متفق علیہ

اور اس لیے بھی کہ یہ ان تصاویر والوں کے غلو کا سبب بن سکتے ہیں، جیسا کہ نوح علیہ السلام کی قوم میں ہوا تھا.... اور اس کے علاوہ بھی بہت سی نصوص ہیں جو ذی روح کی تصویر کشی اور تصاویر کے استعمال میں وارد ہیں).

5 ـ اور وہ دوائیاں جو الکل پر مشتمل ہیں اگر تو ان میں پائی جانے والی الکحل کی نسبت بہت زیادہ ہو کہ اس دوائی کی زیادہ مقدار کے استعمال سے انسان کو نشہ ہو جائے تو یہ دوا خمر ہو گی اور اس کا استعمال اور اسے فروخت کرنا حرام ہے، لیکن اگر الکحل کی نسبت بہت کم ہو کہ انسان جتنی بھی دوائی پی لے اسے نشہ نہیں آتا تو پھر یہ دوائی استعمال کرنا اور اسے فروخت کرنا جائز اور مباح ہے.

مستقل فتوی کمیٹی نے الکحل پر مشتمل عطر اور پرفیومز کے بارہ میں یہ فتوی جاری کیا ہے:

(جب الکحل کی مقدار اتنی زیادہ ہو کہ اس عطر اور پرفیوم کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ ہو جائے، تو پھر ان عطور کو پینا حرام ہے، اور اس کی تجارت بھی حرام ہے، اور اسی طرح اس کا ہر قسم کا استعمال اور نفع حاصل کرنا بھی حرام ہو گا؛ اس لیے کہ یہ خمر ہے چاہیے وہ کم ہو یا زیادہ، اور اگر الکحل میں ملا ہوا عطر زیادہ پینے سے نشہ کے درجہ تك نہیں پہنچتا تو اس کا استعمال اور اس کی تجارت جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے")

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 54).

6 ـ جس چیز کا مسلمان شخص کے لیے استعمال حرام ہو تو وہ چیز نہ تو مسلمان شخص کو فروخت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی کافر کو فروخت کرنی جائز ہے؛ کیونکہ جمہور علماء کے قول کے مطابق کافر شریعت کی فروعات کے مخاطب ہیں، لہذا مسلمان شخص پر حرام کردہ چیز کافر کے لیے بھی حرام ہے، لہذا انہیں شراب یا خنزیر فروخت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور چیز جس کی حرمت ہمارے دین میں ثابت ہے ان کفار کو فروخت کرنی جائز ہے، اگرچہ ان کی شریعت میں اس کی اباحت فرض بھی کر لی جائے، کیونکہ شریعت اسلامیہ اپنے سے پہلے آنے والی شریعتوں کی محافظ اور ناسخ ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

سوال:

شراب اور خنزیر اگر مسلمان شخص کو فروخت نہ کي جائے تو اس کی تجارت کرنی جائز ہے؟

جواب:

کھانے پینے اور اس کے علاوہ دوسری اشیاء جنہیں اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے کی تجارت کرنا جائز نہیں مثلا: شراب، خنزیر، اگرچہ یہ تجارت کفار کے ساتھ ہی ہو؛ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہےکہ:

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردی"

مسند احمد حدیث نمبر (2564) اور صحیح الجامع حدیث نمبر (5107).

اور اس لیے بھی کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور شراب نوشی کرنےوالے، اور اسے فروخت کرنے والے اور خریدنے والے، اور اسے اٹھا کر لے جانے والے، اور جس کی طرف لیجائی جارہی ہے، اور اس کی قیمت کھانے والے، اور اسے بنانے والے اور بنوانے والے پر لعنت فرمائی"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1295) صحیح ترمذی حدیث نمبر (1041). انتہی

واللہ اعلم .